ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰ ، اردو بازار لاہور

ا۔ یعنی درخت زیتون کہ یہ دوسرے درختوں سے زیادہ کار آمد ہے۔ یہ اگرچہ بہت جگہ پیدا ہوتا مگر اس کی اصل جگہ کوہ طور ہے اس لئے اس درخت اور اس جگہ کا ذکر خصوصیت سے فرمایا۔ ۲۔ زیتون کا تیل چراغ میں جلتا ہے' دوا میں کام آتا ہے' سالن کی طرح کھایا جاتا ہے' یہ اس میں عجیب خوبیاں ہیں ۳۔ اس طرح کہ خشک بھوسہ اور گھاس اس کے پیٹ میں پہنچ کر دودھ نکلتا ہے۔ وہی چارہ کوئی اور جانور کھائے تو دودھ نہیں بنتا۔ یہ ہماری قدرت ہے۔ ۴۔ کہ ان کے بال' کھال' ہڈیاں سب ہی تمہارے کام آتی ہیں ۵۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ حلال جانور کے بعض اعضا حرام ہیں۔ جیسے خون' پتہ' فرج خصیہ وغیرہ۔ کیونکہ "منہا" میں "من" بعضیت کے لئے ہے۔ یعنی تم ان جانوروں کے بعض اعضاء کو کھاتے ہو۔ یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ خارجی نفع تو ہر جانور سے ہے مگر ان میں سے حلال بعض ہی ہیں ۶۔ یعنی ہم تمہیں ان جانوروں پر اور کشتیوں پر سوار کراتے ہیں۔ تم خود سوار نہیں ہو سکتے۔ خیال رہے کہ سب جانوروں پر سواری نہیں ہوتی۔ صرف اونٹ بیل وغیرہ پر ہوتی ہے ۷۔ اس وقت تمام انسان آپ کی قوم تھے کیونکہ انسان بہت تھوڑے تھے۔ لہٰذا نوح و آدم علیہما السلام اس وقت کے تمام انسانوں کے نبی تھے ۸۔ یعنی ایمان لاؤ یا ایمان لا کر عبادت کرو' کیونکہ کافر پر اسلام سے پہلے کوئی عبادت فرض نہیں ۹۔ معلوم ہوا کہ نبی کو اپنے جیسا آدمی سمجھنا اور ان کے فضائل خصوصی پر نظر نہ کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ اور ہمیشہ کافر اسی وجہ سے کفر کرتے رہے۔ ۱۰۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفر سے عقل بھی ماری جاتی ہے کیونکہ مشرکین درختوں' پتھروں وغیرہ کو خدا مان لیتے تھے مگر انسان کو نبی ماننے میں تامل کرتے تھے۔ وہ سمجھتے تھے کہ نبوت کا بوجھ انسان جیسی کمزور مخلوق نہیں اٹھا سکتی۔ یہ نہ سمجھے کہ نبی تبلیغ کے لئے آتے ہیں اور انسان کو تبلیغ انسان ہی کر سکتا ہے جو ان سے مل جل سکے۔ ۱۱۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ادریس علیہ السلام اور نوح علیہ السلام میں بہت دراز مدت کا فاصلہ ہے جس میں حضرت ادریس کی تعلیم گم ہو کر رہ گئی تھی ورنہ وہ لوگ یہ نہ کہتے ۱۲۔ جس میں انہیں اس جنون سے آرام ہو جائے۔ اور یہ ایسی بہکی باتیں کرنا چھوڑ دیں۔ ۱۳۔ اس طرح کہ انہیں ہلاک کر دے۔ خیال رہے کہ آپ نے ان کے ایمان کی دعا نہ کی' ہلاکت کی دعا کی کیونکہ آپ جانتے تھے کہ یہ ایمان نہ لائیں گے خود فرمایا تھا لَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا معلوم ہوا کہ نبی لوگوں کے انجام سے خبردار ہوتے ہیں۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ

اور وہ پیڑ پیدا کیا کہ طور سینا سے نکلتا ہے [1] لے کر اگتا ہے تیل

وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ

اور کھانے والوں کے لئے سالن [2] اور بیشک تمہارے لئے چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

ہے ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے [3] اور تمہارے لئے ان میں بہت

كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ

فائدے ہیں [4] اور ان سے تمہاری خوراک ہے [5] اور ان پر اور کشتی پر سوار

تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

کئے جاتے ہو [6] اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا [7] تو اس نے کہا

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا

اے میری قوم اللہ کو پوجو [8] اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں تو کیا تمہیں

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

ڈر نہیں تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے

مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی [9] چاہتا ہے کہ تمہارا بڑا بنے

عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا

اور اللہ چاہتا تو فرشتے اتارتا [10] ہم نے تو یہ اپنے اگلے

بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ

باپ داداؤں میں نہ سنا [11] وہ تو نہیں مگر ایک دیوانہ

جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ

مرد تو کچھ زمانہ تک اس کا انتظار کئے رہو [12] نوح نے عرض کی [13] اے میرے رب میری مدد فرما

ع ۴ / ۱

ا۔ اور الٰہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو خالق ہو۔ لہٰذا بت پرستوں کا بتوں کو خالق نہ مان کر الٰہ ماننا ان کے نظریہ سے بھی غلط ہے۔ ۲۔ یعنی یہ بے جان پتھر تمہیں تو کیا نفع نقصان پہنچائیں گے یہ تو اپنی جان سے مضر چیز دفع نہیں کر سکتے بعض لوگ یہ آیت قبور اولیاء اللہ پر منطبق کرتے ہیں مگر یہ محض غلط ہے۔ بتوں کی آیتیں اولیاء اللہ یا انبیاء کرام پر چسپاں کرنا خوارج کا طریقہ ہے۔ کوئی مسلمان ولی کی قبر کو پوجتا نہیں۔ احترام و پرستش میں بڑا فرق ہے کعبۃ اللہ' قرآن کریم کا ادب و احترام کیا جاتا ہے مگر کوئی یہ نہیں کہتا کہ یہ کبھی نہیں اڑا سکتے' ان کا ادب کیسا ۳۔ یعنی کسی کی زندگی اور موت اور بعد موت اٹھنا' ان بتوں کے قبضہ میں نہیں لہٰذا وہ الٰہ کیسے۔ ان چیزوں کے خود مشرکین بھی قائل ہیں۔ پھر بھی انہیں الٰہ مانتے ہیں ۴۔ جیسے نضر بن حارث' عبداللہ بن امیہ نوفل بن خویلد' اور ان کے اتباع کرنے والے لوگ جو کہتے تھے کہ قرآن کریم حضور کا بنایا ہوا ہے۔ ۵۔ یعنی عداس اور یسار وغیرہ یہود کہ انہوں نے حضور کو گزشتہ واقعات تورات وغیرہ سے بتائے ہیں اور حضور ان واقعات کو عربی عبارت میں بنا کر پیش کرتے ہیں اور اسے قرآن کہہ دیتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔ ۶۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ کا بہتان لگانا ظلم بھی ہے اور بڑا جھوٹ بھی۔ تمام گناہوں سے بدترین یہ گناہ ہے ۷۔ یعنی یہی مشرکین یہ بھی کہتے ہیں کہ جیسے رستم و اسفندیار کے قصے' کہانیاں عام کتابوں میں لکھے ملتے ہیں' ایسے ہی قرآن کریم میں کہانیاں قصے ہی ہیں جنہیں مذہبی رنگ دے دیا گیا ہے۔ ۸۔ یعنی قرآن کریم میں غیبی خبریں بھی ہیں جہاں تک عقل انسانی کی رسائی نہیں۔ اس میں صرف گزشتہ تاریخی واقعات ہی نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن میں غیبی خبروں کا ہونا اس کی حقانیت کی دلیل ہے۔ ایسے ہی حضور کا علوم غیبیہ پر مطلع ہونا اور مطلع کرنا حضور کی نبوت کی دلیل ہے۔ جو حضور کے علم غیب کا انکار کرے وہ درحقیقت حضور کی نبوت کا منکر ہے۔ ۹۔ یعنی اگر یہ رسول ہوتے تو فرشتوں کی طرح کھانے پینے بازار جانے وغیرہ سے پاک ہوتے کیونکہ فرشتے رسول ہیں تو کھاتے پیتے نہیں یہ بھی اپنے کو رسول کہتے ہیں۔ تو کیوں کھاتے پیتے ہیں۔ بیوقوفوں کو یہ خبر نہ تھی کہ فرشتہ رسول بمعنی قاصد ہیں جو صرف پیغام پہنچاتے ہیں۔ وہ بھی نبی تک' یہ حضرات رسول بمعنی مبلغ ہیں جن کے ذمہ لوگوں کی اصلاح ہے اور اصلاح ہم جنس کر سکتا ہے ۱۰۔ کفار کی حماقت تو دیکھو کہ پتھروں' لکڑیوں کو الٰہ مان لیتے ہیں' مگر نبوت ماننے کے لئے ایسے بہانے بناتے تھے اور نبی میں خدائی صفات دیکھنا چاہتے تھے کہ نبی نہ کھائے نہ پیئے نہ بازار جائے۔ ۱۱۔ یعنی حضور کے ساتھ ایسا فرشتہ چاہیے جسے ہم دیکھیں اور وہ ہم سے کہے کہ یہ رسول برحق ہیں۔ ورنہ حضور پر فرشتے نازل بھی ہوتے تھے اور صحابہ کرام بلکہ کفار نے بھی انہیں کئی بار انسانی شکل میں دیکھا اور محسوس کیا۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ

اور لوگوں نے اس کے سوا اور خدا ٹھہرا لئے کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور

یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا

خود پیدا کئے گئے ہیں ۱ اور خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں ۲

وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَالَ

اور نہ مرنے کا اختیار نہ جینے کا نہ اٹھنے کا ۳ اور کافر

الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ

بولے ۴ یہ تو نہیں مگر ایک بہتان جو انہوں نے بنا لیا ہے اور اس پر

عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ

اور لوگوں نے انہیں مدد دی ہے ۵ بے شک وہ ظلم اور جھوٹ پر آئے ۶

وَقَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ

اور بولے اگلوں کی کہانیاں ہیں جو انہوں نے لکھ لی ہیں تو وہ ان پر صبح شام

بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ﴿۵﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی

پڑھی جاتی ہیں ۷ تم فرماؤ اسے تو اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۶﴾

ہر چھپی بات جانتا ہے ۸ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ

اور بولے اس رسول کو کیا ہوا کھانا کھاتا ہے ۹ اور بازاروں

فِی الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ مَعَهٗ

میں چلتا ہے ۱۰ کیوں نہ اتارا گیا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کہ ان کے ساتھ

نَذِیْرًا ﴿۷﴾ اَوْ یُلْقٰۤى اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ

ڈر سناتا ۱۱ یا غیب سے انہیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور بولے وہ جو ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے [1] ہم پر فرشتے کیوں نہ

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

اتارے [2] یا ہم اپنے رب کو دیکھتے [3] بے شک اپنے دل میں بہت ہی اونچی کھینچی

وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى

اور بڑی سرکشی پر آئے [4] جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے [5] وہ دن مجرموں کی

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَ

کوئی خوشی کا نہ ہوگا [6] اور کہیں گے الٰہی ہم میں ان میں کوئی آڑ کردے رکی ہوئی [7] اور

قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

جو کچھ انہوں نے کام کئے تھے [8] ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

ذرے کر دیا [9] کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں [10] جنت والوں کا اس دن اچھا

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

ٹھکانا اور حساب کے دوپہر کے بعد اچھی آرام کی جگہ [11] اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۣ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى

[12] اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح [13] اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے [14] اور وہ دن

الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ

کافروں پر سخت ہے [15] اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا لے گا [16] کہ

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى

ہائے کسی طرح سے میں نے رسول کے ساتھ راہ لی ہوتی وائے خرابی میری

لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ

ہائے کسی طرح میں نے فلانے کو دوست نہ بنایا ہوتا [17] بے شک اس نے مجھے بہکا دیا میرے

۱۔ یعنی قیامت کے منکر خواہ رب کے بھی منکر ہوں یا نہ ہوں۔ دوسری بات زیادہ قوی ہے جیسا کہ اگلے مضمون سے معلوم ہو رہا ہے۔ ۲۔ یعنی انسان نبی نہ ہونا چاہیے تھا بلکہ نبوت فرشتوں کو ملنی چاہیے تھی۔ یا یہ مطلب ہے کہ ہمارے سامنے فرشتے کیوں نہ آئے جو حضور کی گواہی دیتے ۳۔ اس طرح کہ نبی کے واسطے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ بندے بلاواسطہ رب سے فیض پاتے۔ معلوم ہوا کہ وسیلہ کا انکار کرنا کفار کا شیوہ ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے دیدار کی تمنا کرنی اگر شوق و محبت میں ہو تو سنت کلیم اللہ ہے اور نبی کے انکار کی بنا پر ہو تو کفار کا طریقہ ہے۔ ۴۔ یعنی ان بے ہودوں نے اپنے کو اتنا بڑا سمجھ لیا کہ براہ راست فرشتوں یا اللہ تعالیٰ سے فیض لینے کے قابل اپنے کو سمجھ بیٹھے۔ نبی کے وسیلہ کے منکر ہو گئے ۵۔ اپنی موت کے وقت یا قیامت کے دن۔ کیونکہ حضور کی برکت سے فرشتے عذاب لے کر دنیا میں نہیں آئے۔ ۶۔ معلوم ہوا کہ مومنوں کے لئے ان کی موت خوشی کا وقت ہوتا ہے۔ اسی لئے صالحین کے موت کے دن کو عرس یعنی شادی کا دن کہا جاتا ہے۔ ایسے ہی قیامت کا دن ان کے لئے سرور و شادمانی کا دن ہو گا۔ ۷۔ یعنی عذاب کے فرشتوں کو ہم سے چھپا دے۔ کیونکہ ان کے ہیبت ناک چہرے دیکھنے سے ہم کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ معلوم ہوا کہ مومن رحمت کے فرشتے دیکھ کر خوش ہوں گے اور ان کا قرب چاہیں گے ۸۔ نیک اعمال' جیسے صدقہ خیرات عزیزوں سے اچھا سلوک' یتیموں کی پرورش' کیونکہ کفار کے گناہ باقی رکھے جائیں گے صرف نیکیاں برباد ہوں گی۔ قبولیت نیکی کے لئے ایمان ایسی شرط ہے جیسے نماز کے لئے وضو ۹۔ کہ اس کے عذاب کی میعاد ان نیکیوں سے نہ گھٹے گی۔ لیکن بعض کفار کی بعض نیکیوں کی وجہ سے عذاب ہلکا ضرور ہو گا۔ جیسے ابوطالب حضور کی خدمت کی وجہ سے جہنم سے باہر معذب ہوں گے یا ابولہب کو حضور کی ولادت کی خوشی میں ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے دوزخ میں انگلی سے پانی ملتا ہے۔ لہٰذا حدیث اور قرآن میں تعارض نہیں ۱۰۔ ھبا ان باریک ریزوں کو کہتے ہیں جو اندھیری کوٹھڑی میں کسی روزن کی دھوپ میں محسوس ہوتے ہیں۔ ذروں سے بھی باریک ہوتے' پکڑ میں نہیں آتے' مطلب یہ ہے کہ کفار کی نیکیاں ان بکھرے ہوئے ریزوں کی طرح برباد ہوں گی۔ ۱۱۔ یا تو مستقر سے مراد قبر ہے اور مقیل سے مراد جنت۔ مومن کی قبر جنت کا باغ ہوتی ہے۔ اور اس کا دائمی مقام خود جنت ہے یا ان دونوں سے مراد جنت کے دو حصہ ہیں مستقر وہ حصہ جہاں جنتی اپنے دوستوں سے ملاقات کرے گا اور مقیل وہ جگہ جہاں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اٹھے بیٹھے گا۔ یا مستقر دنیا ہے اور مقیل آخرت۔ مومن مسجد میں' کا فربت خانہ میں زندگی گزارتا ہے اور مسجد کہیں بہتر ہے۔ یا مستقر سے مراد حساب سے بعد کی جگہ ہے اور مقیل حساب کے دوران کی جگہ ۱۲۔ یعنی آسمان پھٹ جائے گا اور وہ بادل نظر آنے لگے گا جو آسمانوں سے اوپر اور آسمانوں کی آڑ میں ہے (روح البیان) ۱۳۔ اس طرح کہ اولاً" پہلے آسمان کے فرشتے اتریں گے جن کی تعداد تمام جن و انس سے زیادہ ہے۔ پھر دوسرے' تیسرے آسمان پھٹیں گے اور وہاں کے فرشتے اترتے جائیں گے۔ ہر آسمان کے فرشتوں کی تعداد نچلے آسمان کے فرشتوں سے زیادہ ہو گی۔ (خزائن العرفان' روح) ۱۴۔ یعنی اس دن خدا تعالیٰ کے سوا کسی کی ظاہری سلطنت بھی نہ ہو گی جیسا کہ دنیا میں تھا اور وہ دن کافروں پر سخت اور مومنوں پر نہایت ہی آسان ہو گا۔ مومنوں کو اتنا دراز دن ایسا معلوم ہو گا جیسے چار رکعت نماز پڑھنے کا وقت۔ ۱۵۔ شان نزول۔ یہ آیت عقبہ بن معیط کے متعلق نازل ہوئی جس نے اولاً" کلمہ پڑھ لیا تھا پھر ابی بن خلف کے کہنے سے مرتد ہو گیا۔ حضور